موضوع الخطبة : **مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 7**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے–قسط ۷

(قیامت کے دن کی جانے والی شفاعت کی اقسام)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَــهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُــولُهُ. (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْــلِمُون). (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَــدِيداً * يُصْــلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما). **حمد وثنا کے بعد!**

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاوسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعاد مقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا اس نے اپنے رسولوں کی زبانی انہیں مکلف کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُونَ * فتعالى الله الملك الحق﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالی سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبات میں آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے سے متعلق گفتگو کی گئی، جو کہ یہ ہیں: صور میں پھونک مارنا، قیامت کے بڑی نشانیاں، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرنا، جزا و سزا اور حساب وکتاب، جنت کی نعمت، جہنم کی صفات، قیامت کے بعض مناظر، اور آج ہم ان شاء اللہ گفتگو کریں گے قیامت کے دن کی جانے والی شفاعت کی مختلف اقسام کے بارے میں۔

- اللہ کے بندو! قیامت کے دن جو مناظر پیش آئیں گے ان میں یہ بھی ہوگا کہ سفارش کرنے والے سفارش کے مستحقین کے لئے سفارش کریں گے، سفارش کرنے والوں کی چھ قسمیں ہیں: رسول، مومن، شہداء، نابالغ بچے، فرشتے اور قرآن۔

۱- **رسولوں کا اپنے مومن پیروکاروں کے لئے سفارش کرنا:** اس کا تعلق ان متبعین سے ہوگا جو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے، چنانچہ رسول سفارش کریں گے کہ انہیں جہنم سے نکالا جائے، اس کی دلیل جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جنتی اور جہنمی کے درمیان فرق ہو جائے گا، اور جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو رسول سفارش کے لئے کھڑے ہوں گے، (اللہ تعالی) فرمائے گا: جاؤ اور جنہیں تم پہنچانتے ہو انہیں (جہنم سے) نکال لو، چنانچہ وہ اپنے (پیروکاروں کو) نکالیں گے جبکہ وہ جل بھن کر سیاہ ہو چکے ہوں گے، پھر انہیں ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے (نہر حیات) کہا جاتا ہے، ان کے جھلسے ہوئے اعضائے جسم نہر کے کناریں گر جائیں گے، اور وہ ککڑیوں کی مانند (تیزی کے ساتھ) از سر نو سفید ہو کر اُگ جائیں گے، پھر وہ رسول (دوسری بار) سفارش کریں گے تو (اللہ) فرمائے گا: جاؤ، جس کے دل میں قیراط[1] کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لاؤ، چنانچہ وہ کچھ لوگوں کو نکال لائیں گے، پھر سفارش کریں گے، (اللہ تعالی) فرمائے گا: جاؤ، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لاؤ.....الحدیث[2]۔

---

(1) وزن کا ایک معیار ہے، جو آج کل گیہوں کے دو دانے کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھیں: "المعجم الوسیط"۔

(2) اسے بخاری (۶۵۵۸) اور احمد (۳/۳۲۵) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ احمد کے روایت کردہ ہیں۔

رسول ان مومنوں کے لئے سفارش کریں جو جہنم میں جاچکے ہوں گے، اس کی ایک دلیل حذیفہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) قیامت کے دن کہیں گے: اے میرے پروردگار! تو اللہ عزیز وبرتر فرمائے گا: لبیک اے ابراہیم! ابرہیم (علیہ السلام) عرض کریں گے: (میری اولاد کو تونے جہنم میں ڈال دیا)، اللہ تعالی فرمائے گا: جس کے دل میں ایک ذرہ یا ایک دانا کے برابر بھی ایمان ہو، اسے جہنم سے نکال لو[1]۔

۲- اللہ کے بندو! قیامت کے دن پیش آنے والی شفاعت کی دوسری قسم یہ ہوگی کہ جو مومنین جنت میں ہوں گے وہ اپنے ان بھائیوں کے لئے جہنم سے نکلنے کی سفارش کریں گے جو جہنم میں ہوں گے، اس کی دلیل سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:.... یہاں تک کہ جب مومن جہنم سے نجات پالیں گے، **قسم اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی پورا پورا حق وصول کرنے (کے معاملے) میں اس قدر اللہ سے منت اور آہ وزاری نہیں کرتا جس قدر قیامت کے دن مومن اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں کریں گے جو آگ میں ہوں گے،** وہ کہیں گے کہ: اے ہمارے رب! ہمارے یہ بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: (جاؤ اور جسے تم پہچان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو) اور اللہ ان کے چہروں کو دوزخ پر حرام کردے گا۔ چنانچہ وہ بہت سے ایسے لوگوں کو نکالیں گے جن کی آدھی پنڈلیوں تک یا گھٹنوں تک آگ پکڑ چکی ہوگی ۔ پھر واپس آئیں گے اور کہیں گے: (اے ہمارے پروردگار! جنہیں تونے نکالنے کا حکم دیا تھا، ان میں سے کسی کو ہم نے دوزخ میں نہیں چھوڑا)۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ وہ بہت سے لوگوں کو نکالیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور عرض کریں گے: (اے ہمارے پروردگار! جنہیں تونے نکالنے کا حکم دیا تھا، ان میں سے کسی کو ہم نے دوزخ میں نہیں چھوڑا)۔ اللہ تعالی پھر فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھی اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ وہ بہت سے لوگوں کو نکالیں گے، پھر لوٹ کر آئیں گے اور عرض کریں گے: (اے ہمارے پروردگار! جنہیں تونے نکالنے کا حکم دیا تھا، ان میں سے کسی کو ہم نے دوزخ میں نہیں چھوڑا)۔ پھر اللہ تعالی فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، اسے نکال لو۔ چنانچہ وہ بہت سے لوگوں کو نکالیں گے، پھر کہیں گے: (اے ہمارے رب! ہم نے جہنم میں کسی صاحبِ خیر کو نہیں چھوڑا) ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کرتے تھے کہ: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت

---

(1) اسے ابن حبان (۷۳۷۸) نے روایت کیا ہے، اور شعیب الأرناؤوط نے اپنی تحقیق میں کہا کہ: اس کی سند صحیحین کی شرط پر صحیح ہے۔

پڑھو «إن الله لا يظلم مثقال ذرة وإن تك حسنة يضاعفها» "اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے"[1]۔

۳- اللہ کے بندو! قیامت کے دن پیش آنے والی سفارش کی تیسری قسم یہ ہے کہ فرشتے گناہ گار مومنوں کے حق میں جہنم سے نکلنے کے سفارش کریں گے، پھر اللہ تعالی بغیر کسی سفارش کے محض اپنے فضل و کرم سے بہت سے گروہ کو جہنم سے نکالے گا، مذکور سفارشوں کے بعد اللہ عزیز وبرتر فرمائے گا: "فرشتوں نے سفارش کی، نبیوں نے سفارش کی، مومنوں نے سفارش کی، اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں رہا (ایک لفظ میں ہے کہ: صرف میری سفارش رہ گئی)، تو وہ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو اس میں سے نکال لے گا جنھوں نے کبھی بھلائی کا کوئی کام نہیں کیا تھا، اور وہ (جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر وہ انہیں جنت کے دہانوں پر (بہنے والی) ایک نہر میں ڈال دے گا، جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے، وہ اس طرح (اگ کر) نکل آئیں گے جس طرح (گھاس کا) چھوٹا بیج سیلاب کے خس وخاشاک میں پھوٹتا ہے"[2]۔

جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے کہ: اللہ عزوجل فرمائے گا:.... اب میں اپنے علم اور رحمت کی بنا پر (جہنم سے مخلوق کو) نکالوں گا، فرمایا کہ: چنانچہ ان مومنوں نے جتنے لوگوں کو نکالا تھا ان کے کئی گنا تعداد کو اللہ تعالی نکالے گا اور پھر اس تعداد کے کئی گنا لوگوں کو نکالے گا، اور ان کی گردن پر لکھا دے گا: (اللہ عزوجل کے آزاد کردہ بندے)، پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں ان کا نام "جہنمیون" ہو گا[3]۔

۴- اللہ کے بندو! قیامت کے دن پیش آنے والی شفاعت کی چوتھی قسم یہ ہو گی کہ شہداء اپنے مومن بھائیوں کے لئے سفارش کریں گے، اس کی دلیل مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک شہید کے لیے چھ انعامات ہیں، (۱) خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، (۲) وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے، (۳) عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، (۴) «فزع الأكبر» (عظیم گھبراہٹ والے دن) سے مامون رہے گا، (۵) اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے، (۶)

---

(1) اسے بخاری (7439) اور مسلم (183) نے روایت کیا ہے۔

(2) اسے بخاری (۷۴۳۹) اور مسلم (۱۸۳) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں، راوی حدیث: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، جو الفاظ قوسین میں لکھے گئے ہیں وہ بخاری کے روایت کردہ ہیں۔

(3) اسے احمد (۳/۳۲۵) نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا اور کہا: اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

بہتر (۷۲) جنتی حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی، **اور اس کے ستر رشتہ داروں کے سلسلے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی**"[1]۔

۵- اللہ کے بندو! قیامت کے دن پیش آنے والی سفارش میں پانچویں قسم کی سفارش وہ ہوگی **جو بلوغت سے قبل وفات پانے والے بچے اپنے والدین کے حق میں کریں گے**، (اس کے لئے حدیث میں) فَرَط کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں: وہ بچہ جو بلوغت سے قبل فوت ہو جائے، اس کی دلیل ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان ماں باپ کی بھی تین نابالغ اولاد مر جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان پر اپنی رحمت کے فضل سے بخش دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ کہیں گے (ہم نہیں داخل ہو سکتے) جب تک کہ ہمارے والدین داخل نہ ہو جائیں، (پھر) کہا جائے گا: (جاؤ) اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''[2]۔

۶- اللہ کے بندو! قیامت کے دن پیش آنی والی سفارش کی چھٹی قسم یہ ہے کہ **قرآن مومنوں کے حق میں سفارش کرے گا**، اس کی دلیل ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قرآن پڑھا کرو کیوں کہ وہ قیامت کے دن اصحابِ قرآن (حفظ و قراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرۃ اور آل عمران پڑھا کرو کیوں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی دو ڈاریں ہوں، وہ اپنی صحبت میں رہنے والوں (یعنی اسے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں) کی طرف سے دفاع کریں گی"[3]۔

- اللہ کے بندو! یہ قیامت کے دن پیش آنے والی چھ قسم کی سفارشیں ہیں، جن سے جہنم میں جانے والے مومنوں کو فائدہ پہنچے گا اور (ان سفارشوں کے ذریعہ) ان مومنوں کو جنت میں جانے کی اجازت ملے گی جو جہنم میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے۔

---

(1) اسے ترمذی (۱۶۶۳)، ابن ماجہ (۲۷۹۹)، احمد (۴/۱۳۱) نے روایت کیا ہے اور البانی نے "الجنائز" (ص ۵۰، سنۃ: ۱۴۱۲ھ) میں اسے صحیح کہا ہے۔

(2) اسے نسائی (۱۸۷۵) اور احمد (۲/۵۱۰) نے روایت کیا ہے اور البانی نے "صحیح الجامع" (۵۷۸۰) میں صحیح کہا ہے۔

(3) اسے مسلم (۸۰۴) اور احمد (۵/۲۴۹) نے روایت کیا ہے۔

- اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ مذکورہ سفارشیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوں گی، بلکہ جس کے اندر سفارش کی شرطیں پائی جائیں گی اسی کے حق میں اللہ تعالی سفارش قبول فرمائے گا، ورنہ سفارش رد کر دی جائے گی، اس سفارش کو (الشفاعۃ المثبتۃ) کہا جاتا ہے، یعنی جس کا واقع ہونا ثابت ہے، شفاعت کی دو شرطیں ہیں: **اللہ تعالی کا سفارشی کو سفارش کرنے کی اجازت دینا**، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:﴿ من ذا الذي يشفع عنده إلا **بإذنه**﴾

ترجمہ: کون ہے **جو اس کی اجازت کے بغیر** اس کے سامنے سفارش کرے۔

نیز یہ کہ:﴿ولا تنفع الشفاعة عنده إلا لمن **أذن له**﴾

ترجمہ: سفارش بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجزان کے **جن کے لئے اجازت ہو جائے**۔(1)

دوسری شرط: **جس کے حق میں سفارش کی جائے، اس سے اللہ کا راضی ہونا**، اس شرط کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد گرامی ہے: ﴿ولا يشفعون إلا لمن **ارتضى**﴾

ترجمہ: وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجزان کے **جن سے اللہ خوش ہو**۔

نیز یہ کہ:﴿يومئذ لا تنفع الشفاعة إلا من أذن له الرحمٰن **ورضي** له قولا﴾.

ترجمہ: اس دن سفارش کچھ کام نہیں آئے گی مگر جسے رحمن حکم دے **اور اس کی بات کو پسند فرمائے**۔

اللہ تعالی ان دونوں شرطوں کو اپنے اس فرمان میں یکجا کر دیا ہے:﴿ وكم من ملك في السماوات لا تغني شفاعتهم شيئا إلا من بعد أن **يأذن** الله لمن يشاء **ويرضى**﴾.

---

(1) قرآن نے اکیس مقامات پر اللہ پاک وبرتر کی اجازت کے بغیر سفارش کرنے کی نفی کی ہے۔ دیکھیں: "المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم" مادۃ: شفع

ترجمہ: اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالی **اپنی خوشی** اور اپنی چاہت سے جس کے لئے چاہے اجازت دے دے۔

سفارش اسی کے حق میں (قبول) کی جائے گی جس سے اللہ راضی ہوگا، اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر کے لئے سفارش کریں گے لیکن اللہ تعالی ان کی سفارش قبول نہیں کرے گا، کیوں کہ ان کے والد مشرک ہیں، جبکہ سفارشی ابراہیم علیہ السلام ہوں گے جو کہ خلیل اللہ ہیں۔

- اے مومنو! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالی بندہ سے اسی وقت راضی ہوگا جب وہ توحید کو بروئے کار لائے گا، جس کا مطلب ہے: تمام تر عبادتوں کو صرف اللہ پاک کے لئے خالص کرنا، خواہ وہ نماز ہو، دعا ہو، ذبح ہو اور نذر ونیاز وغیرہ ہو۔ جیسا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آیا ہے کہ:.... میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کرلی ہے، چنانچہ یہ دعا ان شاء اللہ! میری امت کے ہر اس فرد کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوا"[1]۔

یہ اور اس جیسی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ دعا وغیرہ جیسی تمام تر عبادتوں کو اللہ کے لئے خالص کرنا اس شخص کے لئے شرط اولین ہے جو قیامت کے دن سفارش کرنے والوں کی سفارش سے بہرہ ور ہونا چاہتا ہے، لیکن وہ شخص جو شرک میں مبتلا رہے، جیسے مخلوقوں سے دعا کرے، یا ان کے نام پر ذبح کرے اور نذر ونیاز مانے ...وغیرہ تو ایسے شخص کو کسی کی سفارش حاصل نہیں ہوگی، خواہ وہ جو چاہے کرلے، اور اگر کوئی شخص اس کے حق میں سفارش کرے گا بھی تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوگی، اگرچہ سفارش کرنے والے رسول ﷺ ہی کیوں نہ ہوں، کیوں کہ شرک، سفارش (کی قبولیت) میں مانع اور رکاوٹ ہے۔

- اے اللہ! ہمیں آخرت میں سفارش کرنے والوں کی سفارش سے بہرہ ور فرما۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول وعمل کے بھی جو جنت سے قریب کردے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کردے۔
- اے اللہ! ہمیں اپنی محبت اور ہر اس عمل کی محبت عطا فرما جو تجھ سے قریب کردے۔

---

(1) اسے ترمذی (٣٦٠٢) نے روایت کیا ہے اور کہا کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

- اے اللہ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔تو ہمیں اپنے پاس سے بخشش عطا فرمااور ہم پر رحم فرما،یقیناتو خوب معاف کرنے والابڑامہربان ہے۔
- اے اللہ ! ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے ہوں یا بڑے، پہلے کے ہو ں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔
- اے ہمارے رب!ہمیں دنیامیں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطافرمااور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۲۹ محرم ۱۴۴۳ھ

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com